بادشاہ نے فرمان جاری کر کے عبادت خانوں کو سرکاری تحویل میں لیا۔ لاماؤں کو بے دخل کیا۔ پہاڑوں، غاروں میں چلہ کشی میں مصروف بھکشوؤں (پیروں) کو بلا کر جبراً زرعی امور پر مأمور کیا۔ ملک کو بودھوں سے پاک کرنے کا پرجوش سلسلہ شروع ہوا۔ اس دوران بادشاہ ایک لامہ کے ہاتھوں قتل ہوا۔

بادشاہ خلنگ درما کی دونوں بیویوں سے ایک ایک بیٹا بھی پیدا ہوا تھا جو ابھی کمسن تھے۔ ایک بیٹے کا نام ''یوم ستن'' اور دوسرے کا نام ''اوت شنگ'' تھا۔ مائیں اپنے اپنے جگر گوشے کو تخت کا وارث سمجھ کر پرورش کرتی رہیں۔ حکومت ماؤں کی نگرانی میں وزیروں نے چلائیں۔ جب دونوں شہزادے جوان ہوئے تو عوام میں تخت کے وارث کے بارے میں چہ میگوئیاں شروع ہوئیں۔ اور اس مسئلے پر پوری سلطنت دو حصوں میں منقسم ہو گئی۔ ب

دھ مت کے پیرو یوم ستن کے حامی اور بون چھوس کے پیرو اوت شنگ کے حامی بنے۔ دونوں بھائیوں کے درمیان تلخیاں بڑھتی گئیں جو بالآخر خانہ جنگی کی موجب بنیں۔ سلطنت کا کوچہ کوچہ خون انسانی سے رنگین ہونے لگا۔ بودھوں نے لہاسہ پر جبکہ بون مت نے ژھے تھنگ پر قبضہ کر لیا۔ ژھے تھنگ کے ایک میدان میں کئی سالوں تک جنگ جاری رہی۔ اس کے نتیجے میں جب مرکزی حکومت کمزور ہوئی تو سرحدی ریاستوں اور تبت خورد یعنی بلتستان کے زیر نگین راجاؤں نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا۔ یوں ارض بلتستان پر متعدد راجاؤں نے اپنی اپنی حکومت قائم کر لی۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

رجعت پسندی

''رجعت'' پیچھے لوٹنے کو کہتے ہیں اور رجعت پسندی یا قدامت پسندی سے مراد ''قدیمی روایات و آثار سے محبت کرنا'' ہے۔ اور یہ لفظ دراصل ایسے افراد کیلئے استعمال ہوتے ہیں، جو مغربی تہذیب کی غلامی کو مسترد کر کے نبی اکرم ﷺ کی عطا کردہ تہذیب و ثقافت کو اختیار کرنا پسند کرتے ہیں۔

وہی تہذیب جس نے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کو تہذیب و تمدن اور ترقی و کامرانی کے اوج ثریا تک پہنچا دیا تھا۔

قسط: 3

تاریخ جموں و کشمیر

عبدالوہاب خان

1945 مسلمانوں کی سیاسی بیداری، ہندوؤں کا شوق آزادی، فریقین کی کشمکش اور مسلم لیگ و کانگریس کے مابین محاذ آرائی کے تناظر میں ہندوستان مرکزی مجلس کے انتخابات ہوئے۔ مسلمانوں کی کل 30 نشستیں تھیں، سب مسلم لیگ نے جیت لیں۔

11-1945 قائداعظم کا دورہ سرحد کامیاب رہا۔

1-1946 مسلم لیگ نے ,,یوم فتح,, منایا، صوبائی انتخاب کے سلسلے میں قائداعظم نے پنجاب، سندھ اور سرحد کا دورہ کیا اور پنجاب و سندھ سے مسلم لیگ نے بڑی اکثریت حاصل کی، دکن کے تین صوبوں بمبئی، مدراس اور سی پی میں مکمل کامیابی ملی۔ بہار، اسام اور متحدہ صوبہ میں واضح اکثریت ملی۔ متحدہ بنگال میں مسلم لیگ نے 507 میں سے 427 نشستیں حاصل کیں۔

3-1946 اب تقسیم ہند کا مطالبہ زور پکڑ تا جارہا تھا، برطانوی وزیراعظم لارڈ ایٹلی نے وحدت ھند کی آخری کوشش کے طور پر تین وزیروں کا وفد (کیبنٹ مشن) ہندوستان بھیجا کہ حکومت خوداختیاری کی راہ نکالے۔ اس مشن میں لارڈ پیتھک لارنس (سیکرٹری آف سٹیٹ)، سراسٹیفورڈ کرپس (پریذیڈنٹ بورڈ آف ٹریڈ) اور مسٹر الیگزینڈر (فرسٹ لارڈ آف ایڈمریلٹی) شامل تھے۔ انہوں نے مسلم لیگ کے لیڈروں کو استقلال پاکستان کے مطالبے سے روکنے کے لئے بہت سے خدشات پیش کیے۔

4-1946 مسلم لیگ نے اسلام اور اہل اسلام کے متحدہ دشمن ہنود و نصاری سے آزادی حاصل کرنے کا پختہ عہد و پیماں باندھ لیا۔

5-1946 کانگریس اور مسلم لیگ کے پرزور مطالبوں اور جمہوری ہتھکنڈوں کے نتیجے میں برطانوی حکومت کے وفد وزراء نے نئے آئینی خاکے کا اعلان کیا:

ا۔ متحدہ برصغیر کی مرکزی حکومت صرف دفاع، امور خارجہ اور مواصلات کی ذمہ دار ہوگی۔

ب۔ صوبوں کے تین خود مختار زون بنائے جائیں گے (۱) مرکزی زون ہندو اکثریتی صوبے۔
(۲) شمال مشرقی مسلم اکثریتی زون بنگال و آسام۔ (۳) شمال مغربی زون پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان۔
ہر مجموعے کو قانون سازی اور اندرونی نظم و نسق چلانے کا اختیار ہوگا۔
وفد وزراء نے مسلم لیگ کے مطالبہ تقسیم کو مضر اور دیرینہ روایات کے خلاف قرار دیا۔
مسلم لیگ نے ابتدائیں اس منصوبے کی مخالفت کی، کانگریس نے حمایت کی۔ چند روز بعد مسلم لیگ نے اسے قبول کرنے کا عندیہ ظاہر کیا۔ اس فیصلے سے کانگریس نے خطرہ محسوس کیا کہ یہ منصوبہ قیام پاکستان اور تقسیم ہند کا شاخسانہ بنے گا۔ اب کانگریس اسکی مخالفت پر کمر بستہ ہوگئی۔
اس دوران مولانا ابوالکلام آزاد نے کانگریس کی صدارت سے استعفیٰ دیا اور پنڈت نہرو صدر منتخب ہوگیا۔

27,28,29-7-1946 بمبئی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ہوا، جس میں کیبنٹ مشن کے منصوبے کو مسترد کرتے ہوئے ڈائریکٹ ایکشن ڈے منانے کا فیصلہ کیا گیا۔

16-8-1946 مسلم لیگ نے ڈائریکٹ ایکشن ڈے منایا، جس میں انگریزوں کی مسلم دشمنی اور ہندو نواز رویے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے لیگی قائدین نے انگریزی حکومت کے پیش کردہ خطابات واپس کردئے۔ اور حصول آزادی کی جدوجہد میں مزید سرگرمی کا عزم کیا۔
ایٹلی نے آخر دم تک مرکزی حکومت کے حق میں کوشش جاری رکھی لیکن ناکامی ہوئی۔

20-2-1947 برطانوی وزیراعظم ایٹ لی نے اپنی پارلیمنٹ میں حکومت کا فیصلہ سنایا جس کے نکات یہ تھے۔

ا۔ یہ قطعی فیصلہ ہے کہ جون 1948 سے قبل ممالک ہند کا اقتدار مقامی ذمہ داروں کو منتقل کیا جائیگا۔
۲۔ اس بات کا کوئی قرینہ نہیں کہ وفد وزراء کے پیش کردہ نقشے کے مطا[illegible]ین پر اتفاق حاصل ہوگا۔
۳۔ مقررہ تاریخ تک اقتدار ہندوستان کی ایک مرکزی حکومت کو یا بعض صوبائی حکومتوں کو سونپ دیا جائیگا۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ایٹلی کو قائل کرالیا کہ فوری تقسیم کے ذریعے نوزائیدہ پاکستان کو بہت سے حقوق سے محروم کرکے نہایت کمزور کیا جاسکتا ہے۔
قائداعظم، سردار عبدالرب نشتر اور لیاقت علی خان نے ماؤنٹ بیٹن سے مطالبہ کیا کہ سرکاری اثاثوں، فوج اور اسلحے کی تقسیم ہونے تک تقسیم ہند کو مؤخر کردیا جائے، لیکن پٹیل کی سازش کامیاب کرنے کے لئے اس نے معذرت کردی۔

21-3-1947 اس فیصلے کی تعمیل کیلئے لارڈویول سے استعفی لے کر ماؤنٹ بیٹن کو ہندوستان پر مسلط کر دیا گیا۔

3-1947 کانگریس نے تقسیم پنجاب کی تجویز پاس کی اور ہندو مسلم تبادلہ آبادی پر آمادہ ہو گئی۔

30-4-1947 قائد اعظم نے تقسیم بنگال و پنجاب کی تجویز مسترد کر دی اور مطالبہ کیا کہ پاکستان کے 6 صوبے ہونے چاہئیں: بنگال، آسام، پنجاب، سرحد، بلوچستان اور سندھ۔

3-6-1947 وائس رائے ماؤنٹ بیٹن برطانیہ سے دو ہفتہ بعد منظوری لے کر پلٹا۔ اور تقسیم ہند کا فارمولا پیش کیا:

۱۔ ہندوستان کے دو آزاد و خود مختار حصے ہوں گے، دونوں کو سلطنت برطانیہ کے تابع رہنے یا آزاد ہو جانے کا اختیار ہو گا۔

۲۔ بنگال اور پنجاب کے صوبے ہندو اور مسلم اکثریت کے اضلاع میں تقسیم کئے جائینگے۔ تقسیم حدود کے لئے باؤنڈری کمیشن مقرر کی جائے گی۔

۳۔ سلہٹ اور سرحد کو وہاں کے لوگوں کی رائے عامہ کے مطابق ہندوستان یا پاکستان سے الحاق کا اختیار دیا جائے گا۔

۴۔ آسام اور سندھ کی اسمبلیاں بھی اپنے اپنے الحاق کا فیصلہ کریں گی۔

۵۔ ہندوستان کی تمام ریاستوں کو کسی ایک ملک میں شامل ہونے یا آزاد رہنے کا حق ہو گا۔

برصغیر پاک و ہند میں برطانوی حکومت کے زیر اثر ریاستوں کی تعداد 562 تھی، جو رقبے کے لحاظ سے برصغیر کے ایک تہائی اور آبادی کے لحاظ سے ایک چوتھائی حصے پر مشتمل تھا۔ ان ریاستوں میں حیدر آباد، میسور اور جموں و کشمیر برطانوی ہند کے صوبوں کے برابر تھیں۔

9-6-1947 مسلم لیگ نے پنجاب اور بنگال کی تقسیم سے اختلاف کے ساتھ برطانوی حکومت کے اعلان تقسیم ہند کو قبول کرنے کا فیصلہ کر دیا۔

20-6-1947 متحدہ بنگال کے ہندو ارکان اسمبلی کے اجلاس میں تقسیم بنگال کے حق میں 58 اور مخالفت میں 21 ووٹ آئے۔ مسلم ارکان کے اجلاس میں تقسیم بنگال کے خلاف 106 اور حق میں 35 ووٹ آئے

23-6-1947 پنجاب اسمبلی میں تقسیم پنجاب سے متعلق ہندو اور مسلم ارکان کی رائے اسی تناسب سے رہی۔ لیکن انگریز ہندو گٹھ جوڑ دونوں اسمبلیوں کی غالب اکثریتی رائے کے علی الرغم تقسیم پر مصر رہا تو محمد علی جناح نے تبادلہ آبادی کے بجائے یہ فارمولا پیش کیا کہ دونوں ملکوں کی اقلیتیں ایک

دوسری کے لئے تحفظ کی ضمانت ہوں گی۔

28-6-1947 انگریز جج ریڈکلف کی سربراہی میں باؤنڈری کمیشن مقرر کیا گیا۔

18-7-1947 برطانوی پارلیمنٹ میں پاکستان اور بھارت کی شکل میں تقسیم ہند کا قانون پاس ہوا۔

وائسرائے نے اعلان کیا کہ انگریز مقررہ وقت سے قبل یعنی 15-8-47 کو ہندوستان سے بے دخل ہو جائیں گے۔

14-8-1947 تقسیم پاک وہند عمل میں آئی۔ اور 27 رمضان المبارک 1366ھ کے بابرکت دن اللہ پاک نے پاکستان کے فرزندان توحید کو اپنے نصب العین اور نوزائیدہ ملک کے منشور (پاکستان کا مطلب کیا؟) ''لا إله إلا الله'' پر عمل پیرا ہونے کا موقع بخشا ہے۔ مسلم لیگ نے محمد علی جناح کو پاکستان کا گورنر جنرل منتخب کیا، وائسرائے نے کراچی آکر انتقال حکومت کی رسم ادا کی۔

15-8-1947 کانگریس نے ماؤنٹ بیٹن ہی کو گورنر جنرل کا عہدہ پیش کر کے برطانوی تعاون اور حمایت حاصل کی

16-8-1947 دستور ساز مجلس کے پاکستانی مندوب کچھ روز نئی دہلی میں ٹھہر کر ضروری امور نمٹانا چاہتے تھے مگر کانگریسی حکومت نے یہاں ٹھہرنے کی اجازت نہ دی تو وہ پاکستان کے دارالحکومت کراچی آگئے۔

جودھ پور اور جیسلمیر کے ہندو راجہ بھی پاکستان سے الحاق کے خواہشمند تھے۔ مگر ماؤنٹ بیٹن کی دھمکیوں اور نہرو کی فوجی مداخلت نے ان کی ایک نہ چلنے دی۔

وادی کشمیر کے فرزندان اسلام نے مسلم کانفرنس کی قرارداد کی خلاف ورزی پر بھرپور احتجاج کیا۔

ریاستی ہندو پولیس نے مظالم کا بازار گرم کیا۔ انکی مدد کے لئے نابھ اور پٹیالہ سے مسلح سکھ فوج بھیجی گئی۔

10-1947 مہاراجہ ہری سنگھ کی فرمائش پر بھارتی حکومت نے گورداسپور کے راستے کشمیر میں فوج بھیجی جس نے الحاق پاکستان کے سرگرم حامیوں اور کارکنوں کی گرفتاری کا سلسلہ شروع کیا اور خوف وہراس پھیلانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

پونچھ کے عوام نے ڈوگرہ فوج سے مسلح بغاوت شروع کی۔ جس پر ہری سنگھ خوفزدہ ہو گیا، اور حکومت پاکستان سے حالات کو قابو میں رکھنے کی اپیل کی، اس چالاکی کو بھانپ کر کشمیری حریت پسندوں نے جنگ آزادی کا اعلان کیا۔

نیلا بٹ سے مسلح کارروائی کا آغاز ہوا، اور راولاکوٹ، پاندری، کوٹلی، میرپور اور مظفر آباد میں مسلح